وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۹﴾

اور تم بغیر پروردگار عالم کے چاہے کچھ نہیں چاہ سکتے۔[1] (۲۹)

سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ

سورۂ انفطار مکی ہے اور اس میں انیس آیتیں ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ﴿۱﴾

جب آسمان پھٹ جائے گا۔[2] (۱)

وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ﴿۲﴾

اور جب ستارے جھڑ جائیں گے۔ (۲)

وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ﴿۳﴾

اور جب سمندر بہہ نکلیں گے۔[3] (۳)

وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ﴿۴﴾

اور جب قبریں (شق کر کے) اکھاڑ دی جائیں گی۔[4] (۴)

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ﴿۵﴾

(اس وقت) ہر شخص اپنے آگے بھیجے ہوئے اور پیچھے چھوڑے ہوئے (یعنی اگلے پچھلے اعمال) کو معلوم کر لے گا۔[5] (۵)

يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ﴿۶﴾

اے انسان! تجھے اپنے رب کریم سے کس چیز نے بہکایا؟[6] (۶)

---

(۱) یعنی تمہاری چاہت' اللہ کی توفیق پر منحصر ہے' جب تک تمہاری چاہت کے ساتھ اللہ کی مشیت اور اس کی توفیق بھی شامل نہیں ہو گی' اس وقت تک تم سیدھا راستہ بھی اختیار نہیں کر سکتے۔ یہ وہی مضمون ہے جو ﴿ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ ﴾ (القصص' ۵۶) وغیرہ آیات میں بیان ہوا ہے۔

(۲) یعنی اللہ کے حکم اور اس کی ہیبت سے پھٹ جائے گا اور فرشتے نیچے اتر آئیں گے۔

(۳) اور سب کا پانی ایک ہی سمندر میں جمع ہو جائے گا' پھر اللہ تعالیٰ پچھمی ہوا بھیجے گا۔ جو اس میں آگ بھڑکا دے گی جس سے فلک شگاف شعلے بلند ہوں گے۔

(۴) یعنی قبروں سے مردے زندہ ہو کر باہر نکل آئیں گے۔ بُعْثِرَتْ ' اکھیڑ دی جائیں گی' یا ان کی مٹی پلٹ دی جائے گی۔

(۵) یعنی جب مذکورہ امور واقع ہوں گے تو انسان کو اپنے تمام کیے دھرے کا علم ہو جائے گا' جو بھی اچھا یا برا عمل اس نے کیا ہو گا' وہ سامنے آ جائے گا۔ پیچھے چھوڑے ہوئے عمل سے مراد اپنے پیچھے اپنے کردار و عمل کے اچھے یا برے نمونے ہیں جو دنیا میں وہ چھوڑ آیا اور لوگ ان نمونوں پر عمل کرتے ہیں۔ یہ نمونے اگر اچھے ہیں تو اس کے مرنے کے بعد ان نمونوں پر جو لوگ بھی عمل کریں گے' اس کا ثواب اسے بھی پہنچتا رہے گا اور اگر برے نمونے اپنے پیچھے چھوڑ گیا ہے تو جو جو بھی اسے اپنائے گا' ان کا گناہ بھی اس شخص کو پہنچتا رہے گا' جس کی مساعی سے وہ برا طریقہ یا کام رائج ہوا۔

(۶) یعنی کس چیز نے تجھے دھوکے اور فریب میں مبتلا کر دیا کہ تو نے اس رب کے ساتھ کفر کیا' جس نے تجھ پر احسان کیا

الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۝	جس (رب نے) تجھے پیدا کیا،(۱) پھر ٹھیک ٹھاک کیا،(۲) پھر (درست اور) برابر بنایا۔(۳) (۷)
فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَاۗءَ رَكَّبَكَ ۝	جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا۔(۴) (۸)
كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۝	ہرگز نہیں بلکہ تم تو جزا و سزا کے دن کو جھٹلاتے ہو۔(۵) (۹)
وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۝	یقیناً تم پر نگہبان عزت والے۔(۱۰)
كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۝	لکھنے والے مقرر ہیں۔(۱۱)
يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝	جو کچھ تم کرتے ہو وہ جانتے ہیں۔(۶) (۱۲)
اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝	یقیناً نیک لوگ (جنت کے عیش و آرام اور) نعمتوں میں

اور تجھے وجود بخشا، تجھے عقل و فہم عطا کی اور اسباب حیات تیرے لیے مہیا کیے۔

(۱) یعنی حقیر نطفے سے، جب کہ اس سے پہلے تیرا وجود نہیں تھا۔

(۲) یعنی تجھے ایک کامل انسان بنا دیا، تو سنتا ہے، دیکھتا ہے اور عقل و فہم رکھتا ہے۔

(۳) تجھے معتدل، کھڑا اور حسن صورت والا بنایا، یا تیری دونوں آنکھوں، دونوں کانوں، دونوں ہاتھوں اور دونوں پیروں کو برابر برابر بنایا۔ اگر تیرے اعضا میں یہ برابری اور مناسبت نہ ہوتی تو تیرے وجود میں حسن کے بجائے بے ڈھب پن ہو جاتا۔ اسی تخلیق کو دوسرے مقام پر أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ سے تعبیر فرمایا، ﴿ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ﴾

(۴) اس کا ایک مفہوم تو یہ ہے کہ اللہ بچے کو جس کے چاہے مشابہ بنا دے۔ باپ کے، ماں کے یا ماموں اور چچا کے۔ دوسرا مطلب ہے کہ وہ جس شکل میں چاہے، ڈھال دے، حتیٰ کہ قبیح ترین جانور کی شکل میں بھی پیدا کر سکتا ہے لیکن یہ اس کا لطف و کرم اور مہربانی ہے کہ وہ ایسا نہیں کرتا اور بہترین انسانی شکل میں ہی پیدا فرماتا ہے۔

(۵) كَلَّا، حَقًّا کے معنی میں بھی ہو سکتا ہے۔ اور کافروں کے اس طرز عمل کی نفی بھی جو اللہ کریم کی رأفت و رحمت سے دھوکے میں مبتلا ہونے پر مبنی ہے یعنی اس فریب نفس میں مبتلا ہونے کا کوئی جواز نہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ تمہارے دلوں میں اس بات پر یقین نہیں ہے کہ قیامت ہوگی اور وہاں جزا و سزا ہو گی۔

(۶) یعنی تم تو جزا و سزا کے منکر ہو، لیکن تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ تمہارا ہر قول اور ہر فعل نوٹ ہو رہا ہے۔ اللہ کی طرف سے فرشتے تم پر بطور نگران مقرر ہیں جو تمہاری ہر اس بات کو جانتے ہیں جو تم کرتے ہو۔ یہ گویا انسانوں کو تنبیہ ہے کہ ہر عمل اور بات سے پہلے سوچ لو کہ وہ غلط تو نہیں۔ یہ وہی بات ہے جو پہلے گزر چکی ہے۔ مثلاً ﴿ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ۝ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴾ (سورۃ ق، ۱۷ - ۱۸) یعنی " ایک فرشتہ اس کے دائیں اور دوسرا

وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ﴿۱۴﴾
يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۱۵﴾
وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ﴿۱۶﴾
وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۱۷﴾
ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۱۸﴾
يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا ؕ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ﴿۱۹﴾

ہوں گے۔(۱۳)
اور یقیناً بدکار لوگ دوزخ میں ہوں گے۔[۱] (۱۴)
بدلے والے دن اس میں جائیں گے۔[۲] (۱۵)
وہ اس سے کبھی غائب نہ ہونے پائیں گے۔[۳] (۱۶)
تجھے کچھ خبر بھی ہے کہ بدلے کا دن کیا ہے۔(۱۷)
میں پھر (کہتا ہوں کہ) تجھے کیا معلوم کہ جزا (اور سزا) کا دن کیا ہے۔[۴] (۱۸)
(وہ ہے) جس دن کوئی شخص کسی شخص کے لیے کسی چیز کا مختار نہ ہو گا' اور (تمام تر) احکام اس روز اللہ کے ہی ہوں گے۔[۵] (۱۹)

اس کے بائیں جانب بیٹھا ہوا ہے' انسان جو بولتا ہے' اس کے پاس نگران' تیار اور حاضر ہے" یعنی لکھنے کے لیے۔ کہتے ہیں ایک فرشتہ نیکی اور دوسرا بدی لکھتا ہے۔ اور احادیث و آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ دن کے دو فرشتے الگ اور رات کے دو فرشتے الگ ہیں۔ آگے نیکوں اور بدوں' دونوں کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

(۱) جس طرح دوسرے مقام پر فرمایا' ﴿ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ﴾ (الشوریٰ۔۷)

(۲) یعنی جس جزا و سزا کے دن کا وہ انکار کرتے تھے اسی دن جہنم میں اپنے اعمال کی پاداش میں داخل ہوں گے۔

(۳) یعنی کبھی اس سے جدا نہیں ہوں گے اور اس سے غائب نہیں ہوں گے۔ بلکہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔

(۴) تکرار' اس کی عظمت و ضخامت اور اس دن کی ہولناکیوں کی وضاحت کے لیے ہے۔

(۵) یعنی دنیا میں تو اللہ نے عارضی طور پر' آزمانے کے لیے' انسانوں کو کم و بیش کے کچھ فرق کے ساتھ اختیارات دے رکھے ہیں۔ لیکن قیامت والے دن تمام اختیارات کلیتاً صرف اور صرف اللہ کے پاس ہوں گے۔ جیسے فرمایا ﴿ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴾ ___ (سورۂ مؤمن' ۱۶) چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پھوپھی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا اور اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا تھا' «لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا» (صحیح مسلم' کتاب الإیمان) اور بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کو بھی متنبہ فرمایا' «أَنْقِذُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، وَاللهِ! لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا» (مسلم' کتاب مذکور' بخاری' سورۃ الشعراء)